بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس عورت سے زنا کیا، اس کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیا ہو، تو کیا اسی عورت کی بیٹی کے ساتھ اس مرد کا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب

جس عورت سے زنا کیا، اس کی بیٹی زنا کرنے والے مرد پر حرام ہے، لہذا اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ زنا کرنا سخت ناجائز و حرام، گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اگر توبہ نہ کی اور اللہ عزوجل کی رحمت نہ ہوئی، تو یہ گناہ قبر و آخرت میں سخت پکڑ کا باعث ہو سکتا ہے، لہذا زنا کرنے والے مرد و عورت دونوں پر لازم ہے کہ اس گناہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ کے لیے اس گناہ کا خیال بھی نہ لائیں۔

ردالمحتار میں ہے: "قال فی البحر: أراد بالحرمة المصاهرہ الحرمات الأربع حرمة المرأۃ علی أصول الزانی وفروعه نسباً ورضاعاً، وحرمة أصولها وفروعها علی الزانی نسباً ورضاعاً کما فی الوطء الحلال" ترجمہ: علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے "بحر الرائق" میں فرمایا: حرمت مصاہرت سے چار قسم کی حرمت کا ارادہ کیا ہے: عورت (زانیہ) پر زانی کے اصول (یعنی باپ، دادا، نانا اوپر تک) اور فروع (یعنی بیٹا، پوتا، نواسا نیچے تک) نسب اور رضاعت دونوں اعتبار سے حرام ہو جاتے ہیں، اور اسی طرح اس عورت کے اصول (ماں، دادی، نانی اوپر تک) اور فروع (بیٹی، نواسی، پوتی نیچے تک) زانی پر نسب اور رضاعت دونوں اعتبار سے حرام ہو جاتے ہیں، جیسا کہ حلال وطی کی صورت میں حرام ہوتے ہیں۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب النکاح، جلد 4، صفحہ 113، دارالمعرفۃ، بیروت)

فتاوٰی ہندیہ میں ہے: "وتثبت بالوطء حلالا کان أو عن شبهة أو زنا، کذا في فتاوی قاضي خان. فمن فمن زنی بامرأۃ حرمت علیه أمها وإن علت وابنتها وإن سفلت، وکذا تحرم المزني بها علی آباء الزاني وأجداده وإن علوا وأبنائه وإن سفلوا، کذا في فتح القدیر" ترجمہ: اور حرمتِ مصاہرت وطی سے ثابت ہو جاتی ہے، خواہ وہ وطی حلال ہو، شبہ کی وجہ سے ہو یا زنا ہو، یونہی فتاوٰی قاضی خان میں ہے۔ لہذا جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا، تو اس عورت کی ماں اوپر تک، اور اس کی بیٹی نیچے تک، اس شخص پر حرام ہو جائیں گی۔ اسی طرح جس عورت سے زنا کیا گیا ہو، وہ زانی کے آباء و اجداد پر اوپر تک اور اس کے بیٹوں پر نیچے تک حرام ہو جائے گی۔ یونہی "فتح القدیر" میں مذکور ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 274، دارالفکر، بیروت)

بہارشریعت میں ہے: ”وطی سے مطلقاً حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔ خواہ وطی حلال ہو یا شبہہ وزنا سے۔۔۔ لہٰذا جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یوہیں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ، دادا اور بیٹوں پر حرام ہوجاتی ہے۔“ (بہار شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ23، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1309

تاریخ اجراء: 08ربیع الاول1448ھ/22اگست2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net